خطابِ جمعہ

سلسلہ نمبر 1

مسنون نکاح کی برکت

اور

بیجا رسوم ورواج کے نقصانات

منجانب

آسان اور مسنون نکاح مہم

اصلاح معاشرہ کمیٹی آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کی جانب سے

مسنون نکاح کی برکت اور بیجا رسوم ورواج کا نقصان

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم امابعد! اعوذباللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرّحمن الرحیم وَيَضَعُ عنهم اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ صَدَقَ اللہُ العَظِيم

اسلام صرف کچھ عبادتوں کا نام نہیں، بلکہ وہ ایک مکمل نظام حیات ہے، جو زندگی کے تمام گوشوں میں انسان کی رہنمائی کرتا ہے، اور اس کو ایسے قوانین واحکام سے سرفراز کرتا ہے جس میں نہ افراط ہے نہ تفریط، جو سراپا عدل اور اعتدال سے عبارت ہیں، انہی احکام ومسائل میں ایک اہم عنوان نکاح کا ہے، اسلام میں نکاح کو آسان اور اخراجات کے اعتبار سے ہلکا رکھا گیا ہے، کیوں کہ نکاح ہی سے سماج کی پاکیزگی اور عفت وعصمت متعلق ہے، نکاح جس قدر دشوار ہوگا گناہ اسی قدر آسان ہوگا، اور سماج میں گندگی پھیلے گی، نکاح اگر آسان ہوگا تو گناہ کے مواقع کم ہوجائیں گے اور سماج میں عفت وپاکدامنی اور غیرت وحیا کے تقاضوں کو برقرار رکھنا آسان ہوگا، اس لیے نکاح میں لڑکی والوں پر کوئی مالی ذمہ داری نہیں رکھی گئی ہے، لڑکے پر مہر واجب قرار دیا گیا، اور اس بات کی اجازت دی گئی کہ باہم جو بھی مہر طے کرلیا جائے وہ کافی ہے، ولیمہ کو بھی صرف سنت قرار دیا گیا اور اس میں تکلفات پسند نہیں کیے گئے، میاں بیوی کے حقوق نہایت اعتدال اور توازن کے ساتھ مقرر کیے گئے، ان تفصیلات سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اسلام میں نکاح کو کس قدر آسان رکھا گیا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: اِنَّ أَعْظَمَ النِّكَاحِ بَرَكَةً أَيْسَرُهُ مُؤُونَةً وہ نکاح خیر وبرکت کے لحاظ سے بڑھا ہوا ہے جس میں کم سے کم خرچ کیا جائے۔ اسی طرح یہ تعلیم بھی دی گئی کہ رشتۂ نکاح کی بنیاد تقویٰ اور دینداری ہو اور اس سے مقصود اپنی نگاہ اور عصمت کی حفاظت ہو، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صاف الفاظ میں ارشاد فرمایا کہ اگر نکاح کی بنیاد دین داری ہوگی تو کامیابی ملے گی، اگر نکاح دین داری سے ہٹ کر کسی اور بنیاد پر کیا گیا تو پھر نقصان ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

مَنْ تَزَوَّجَ اِمْرَأَةً لِعِزِّها لَمْ يَزِدْهُ اللهُ اِلاَّ ذُلاً، وَمَنْ تَزَوَّجَهَا لِمَالِهالَمْ يَزِدْهُ اللهُ اِلاَّ فَقْراً، وَمَن تَزَوَّجَهَا لِحَسَبِهَا لَمْ يَزِدْهُ اللهُ اِلاَّ دنائة، مَنْ تَزَوَّجَ اِمْرَأَةً لَمْ يُرِدْ بِهَا اِلّا أنْ يَغُضَّ بَصَرَهُ أَوْيُحْصِنَ فَرْجَهُ أو يَصِلَ رَحِمَهُ بَارَكَ اللهُ فِيهاوَبَارَكَ لَهَا فِيهِ (الترغیب والترہیب ج:۳، ص:۴۶)

جس نے کسی عورت سے اس کی عزت وبڑائی کی وجہ سے نکاح کیا تو اللہ اس کی ذلت میں اضافہ کرے گا، اور جس نے کسی عورت سے اس کے مال کی وجہ سے نکاح کیا تو اللہ اس کے فقر میں اضافہ کرے گا، اور جس نے کسی عورت سے حسب ونسب کی وجہ سے نکاح کیا تو اللہ اس کی رسوائی وپستی میں اضافہ کرے گا اور جس نے کسی عورت سے اس مقصد سے نکاح کیا کہ اس کی آنکھیں اور شرم گاہ محفوظ ہوجائے یا صلہ رحمی کرے تو اللہ ان دونوں (میاں بیوی) کو برکت عطا فرمائے گا۔

یہ اسلام کی وہ تعلیمات اور ہدایات ہیں جن کے مطابق نکاح کی تقریب کو انجام دینا مسلمانوں کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ مگر افسوس کہ دوسری قوموں کے رسم ورواج سے متاثر ہوکر مسلمان اسلامی تعلیمات اور اسلام کے صاف وشفاف نظام سے دور ہوتے جارہے ہیں، اور سنتوں پر عمل کرنے کے بجائے انہوں نے بیجا رسوم ورواج کو اپنے اوپر لادلیا ہے۔ سادگی کے ساتھ نکاح کرنے کے بجائے اب مسلمان بھی شادی بیاہ کے موقع پر جہیز کے لین دین، اسراف اور فضول خرچی کا مظاہرہ کرنے لگے ہیں۔ جب کہ قرآن میں اللہ نے اسراف اور فضول خرچی سے منع کیا ہے، اور فضول خرچی کرنے والوں کو شیطان کا بھائی قرار دیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے: لَاتُبَذِّرْ تَبْذِيرًا اِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا اِخْوَانَ الشَّيٰطِين (سورہ بنی اسرائیل: ۲۶) فضول خرچی کے باعث نکاح مشکل سے مشکل تر ہوتا جارہا ہے۔ اس وقت جہیز اور شادی کے موقع سے لین دین اور فضول خرچی کی لعنت نے لڑکیوں کو سماج میں ایک بوجھ بنادیا ہے، اور اب دوسری قوموں کی طرح مسلمانوں میں بھی اس بوجھ کی وجہ سے خودکشی کے واقعات پیش آنے لگے ہیں، اور وہ ساری برائیاں جو نکاح نہ ہونے یا نکاح میں تاخیر ہونے کی وجہ سے پیدا ہوسکتی ہیں، پوری قوت کے ساتھ مسلم معاشرے میں داخل ہوچکی ہیں، مسلمانوں میں شادیوں کا رواج اسلام کے بتائے ہوئے طریقے سے ہٹ کر ہونے لگا ہے، اور بعض غیر ضروری بلکہ نامعقول باتیں اس میں صرف شامل نہیں بلکہ لازم کردی گئی ہیں، جن کو دور کرنے کی سخت ضرورت ہے، دیکھنے میں یہ آرہا ہے کہ شادیوں میں حد سے زیادہ مال خرچ کیا

جاتا ہے، جس کی وجہ سے لڑکی کے والدین بہت زیر بار ہوجاتے ہیں، پھر بیوی سے جہیز اور نقد روپیہ لانے کا ظالمانہ تقاضا کیا جاتا ہے، جس کی وجہ سے بیوی کے والدین کے لیے سخت مصیبت کھڑی ہوجاتی ہے، اور وہ اس کے لیے قرض لینے پر مجبور ہوجاتے ہیں، یہ مطالبہ اور تقاضہ شرعی لحاظ سے ناجائز اور حرام ہے۔

ہم جس ملک میں رہتے ہیں یہاں عورتیں زمانہ قدیم سے بہت مظلوم و مجبور رہی ہیں، انہیں ماں باپ یا شوہر کی جائیداد سے کوئی میراث نہیں ملتی تھی، گرچہ آج ملکی قانون کے لحاظ سے عورتیں میراث کی مستحق ہیں، لیکن عملی طور پر اب بھی ہندوستانی سماج میں عورتوں کو میراث نہیں دی جاتی، اس پس منظر میں شروع سے یہاں جہیز کا تصور رہا ہے، یعنی جب لڑکیوں کو رخصت کیا جاتا ہے تو انہیں کچھ تحائف دے کر رخصت کر دیا جاتا ہے، کیوں کہ اب آئندہ جائیداد میں ان کا حصہ باقی نہیں رہے گا، اس کے برعکس اسلام میں لڑکیوں کو اپنے ماں باپ کی جائیداد سے اور بیویوں کو اپنے شوہر کے ترکہ سے لازماً حصہ ملتا ہے، اور بعض اوقات وہ دوسرے حصہ داروں سے بھی ترکہ پاتی ہیں، اس لیے اسلام میں جہیز یا لڑکے والوں کی طرف سے جہیز کے مطالبہ کا کوئی تصور نہیں، لیکن بدقسمتی سے مسلمانوں نے یہ دونوں ہی رسمیں دوسری قوموں سے لے لی ہیں، ایک تو جہیز کی اور دوسرے اکثر علاقوں میں لڑکیوں کو میراث سے محروم کرنے کی، گویا جو چیز جائز تھی اسے ناجائز، اور جو چیز حرام تھی اسے حلال کرلیا۔

مسلمانوں کو یہ مسئلہ سمجھ لینا چاہیے کہ جو مال بھی شرعی استحقاق کے بغیر کسی طرح کا دباؤ ڈال کر حاصل کیا جائے وہ مال حلال نہیں ہوگا بلکہ حرام ہوگا، اسی طرح جو جہیز دباؤ ڈال کر حاصل کیا جائے گا وہ شریعت میں جائز اور حلال نہ ہوگا بلکہ حرام مال بن جائے گا، اس وقت صورت حال یہ بن گئی ہے کہ شوہر اور اس کے گھر والوں کی خواہش کے مطابق جہیز کا مطالبہ پورا نہ ہونے کی صورت میں بیوی کو اذیت دی جاتی ہے، بہو کو جہیز کم لانے کا طعنہ دیا جاتا ہے، اور اس کو اس قدر مجبور کیا جاتا ہے کہ بعض مرتبہ وہ خود انتہائی قدم اٹھاتے ہوئے اپنے آپ کو ہلاک کرلیتی ہے، اس طرح جہیز کا مسئلہ سماج کے لیے ایک لعنت بن چکا ہے، یہ چیز شریعت میں حرام ہے اور اللہ کے غضب کو دعوت دینے والی ہے، یہاں ٹھہر کر یہ بات بھی سمجھنا ضروری ہے کہ فلم بینی کی وجہ سے خودکشی کا مزاج بھی ہمارے معاشرے میں عام ہو رہا ہے اسلام میں خودکشی حرام ہے لہذا اسے بھی روکنا اور سماج کو اس سے دور رکھنے کی فکر اور کوشش کرنا علماء کرام اور سماجی کارکنان کی ذمہ داری ہے۔

محترم حضرات! سماج پر جہیز کے انتہائی برے اثرات مرتب ہوتے ہیں، جہیز کا جبری لین دین شریعت اسلامی کے سراسر خلاف ہے۔ جہیز کی وجہ سے غریب لڑکیوں کا نکاح مشکل ہوجاتا ہے اور ان کا مستقبل تاریکی میں ڈوب جاتا ہے۔ لڑکی والدین کے لیے رحمت کے بجائے زحمت بن جاتی ہے اور باپ کو اپنی بیٹی کی شادی کی خاطر حلال وحرام میں تمیز کیے بغیر مال کمانا پڑتا ہے۔ شوہر چونکہ اپنی بیوی کا مال استعمال کرتا ہے لہذا مجبوراً اسے اپنی بیوی کی اخلاقی کمزوریوں کو نظر انداز کرنا پڑتا ہے۔ اپنی بیٹی کے جہیز کی خاطر والدین حج اور زکوۃ جیسے اسلامی ارکان کو بھی چھوڑ دیتے ہیں۔ معاشرے کے جوان لڑکے اپنی سسرال سے ملنے والی دولت کی وجہ سے کام چور اور سہل پسند ہوجاتے ہیں۔ اگر ازدواجی زندگی میں تلخیاں شروع ہوجائیں اور طلاق ناگزیر ہوجائے تو بے شمار پریشانیاں لاحق ہوجاتی ہیں، عورت اپنا مال ڈوبنے کے ڈر سے خلع نہیں لیتی اور مرد اگر طلاق دے تو بیوی کا جو مال استعمال کر چکا ہے اس کا لوٹانا اس کے لیے اکثر ناممکن ہوجاتا ہے، اس لیے وہ بیوی کو لٹکا کر رکھتا ہے۔

ایسا نہیں ہے کہ جہیز کے جبری لین دین کے ذمہ دار صرف لڑکے والے ہیں، سچ تو یہ ہے کہ اس سلسلے میں لڑکی والے بھی برابر کے شریک ہیں۔ لڑکی والوں کو سراسر مظلوم نہیں کہا جاسکتا کیوں کہ معاشرہ کی اس خرابی میں ان کا بھی بڑا ہاتھ ہے۔ لڑکی کے والدین اپنی بیٹی کے لیے عیش وعشرت کی زندگی کا خواب دیکھتے ہیں اور شریف، متوسط آمدنی والے لڑکوں کے رشتوں کو ٹھکرا کر بڑی بڑی آمدنی والوں سے رشتہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں اپنی حیثیت سے زیادہ سوچتے ہیں۔ لڑکے کی کمائی کا ذریعہ حلال ہے یا حرام اور اس کا عقیدہ صحیح ہے یا غلط، اس کا مزاج سخت ہے یا نادرست یا نرم، ہر بات کو نظر انداز کردیتے ہیں اور اس کی بے تحاشہ مانگیں پوری کرکے اپنی بیٹی کو اس کے حوالے کردیتے ہیں۔ اس طرح خود اپنے ہاتھوں سے اپنی اولاد کے دینی و دنیوی مستقبل کا گلا گھونٹ دیتے ہیں۔ اکثر لوگوں کی اس حرکت کی وجہ سے وہ حضرات بھی مجبوراً کفِ افسوس ملتے ہوئے ان کے نقشِ قدم پر چلتے ہیں جو معاشرہ میں ایسی برائیوں سے دور رہنا چاہتے ہیں۔ اس لیے یہ ضروری ہے کہ لڑکی والے اپنی بیٹی کے لیے ایسے لڑکے کے رشتے کو ترجیح دیں جو متقی اور پرہیزگار ہو، جس کا عقیدہ درست ہو، اور جس کے اخلاق اچھے ہوں، جس کے مزاج میں دینداری غالب ہو، جو اللہ پاک سے ڈرنے والا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر چلنے والا ہو، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی کی نصیحت فرمائی ہے کہ دینداری کو ترجیح دی جائے حدیث شریف میں ہے: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا خَطَبَ إِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَه وَخُلُقَه فَزَوِّجُوهُ إِلَّا تَفْعَلُوا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الأَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيضٌ (ترمذی ج۵، ص: ۳۹۴)

حضرت ابو ہریرۃؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم لوگوں کی طرف ایسا شخص پیغام نکاح بھیجے جس کے دین واخلاق کو تم پسند کرتے ہو تو اس سے اپنی لڑکی کا نکاح کردو، اگر ایسا نہ کروگے (اور صاحب مال اور صاحب جاہ لڑکوں کی تلاش میں اپنی لڑکیوں کو بٹھائے رکھوگے) تو زمین میں بہت بڑا فتنہ اور فساد پھیل جائے گا۔

غرض کہ نکاح کے موقع پر لڑکے والوں کی جانب سے جہیز کا مطالبہ کیا جائے یا لڑکی والوں کی جانب سے لڑکے کے مال ودولت کو رشتہ نکاح کی بنیاد بنایا جائے، یہ دونوں ہی باتیں شریعت اسلامیہ کے خلاف ہیں جن کے نتیجے میں روزانہ نت نئے حادثات اور واقعات جنم لے رہے ہیں، امت کی ہزاروں بیٹیاں اس لعنت کی وجہ سے اپنے گھروں میں بیٹھی ہوئی ہیں اور اپنی بیٹیوں کے نکاح کی فکر میں بوڑھے والدین کا چین وسکون ختم ہو چکا ہے، اس تباہ کن صورت حال سے پورے معاشرے کو بچانا امت مسلمہ کی ذمہ داری ہے، تاریخ گواہ ہے کہ دنیا میں لڑکیوں کو زندہ درگور کیے جانے اور عورتوں پر ظلم وستم کے خلاف سب سے پہلے اسلام نے انقلاب برپا کیا ،اور دنیا کے سامنے عورتوں کی عظمت بیان کی ،حضور ﷺ کا یہ حال تھا کہ چاہے کسی بھی مذہب اور قوم سے تعلق رکھنے والی لڑکی پر ظلم وستم ہوتا اور اس کو زندہ درگور کیا جاتا تو سب سے زیادہ دکھ اور صدمہ آپ ﷺ کو ہوتا، اس کے خلاف آپ ﷺ سب سے پہلے آواز بلند کرتے اور جب تک یہ ظالمانہ کاروائی بند نہ ہو جاتی اور لڑکی کو اس کا ہر جائز حق نہ مل جاتا اس وقت تک آپ ﷺ کو چین وقرار نہ آتا، افسوس کہ آج حضور ﷺ کے پیروکار خود اپنی بیوی اور بہو پر ظلم کر رہے ہیں ،بیٹیوں اور بہنوں کو میراث سے محروم کر کے ان کے ساتھ ناانصافی کر رہے ہیں۔اس کی بنیادی وجہ اسلامی تعلیمات سے دوری اور غیر اسلامی رسوم ورواج سے قربت ہے، اس رسم کو جڑ سے تبھی مٹایا جاسکتا ہے جب نہ صرف شادی بیاہ بلکہ پوری زندگی میں اسلامی تعلیمات کو اپنایا جائے، گھر اور خاندان میں محبت اور پیار کی فضا قائم کی جائے اور باہر سے آنے والی بہو کے ساتھ حسن سلوک کا معاملہ کیا جائے، شادی بیاہ کے مرحلوں کو آسان بنایا جائے، معاشرے میں جو لوگ تنگ دست اور مقروض ہیں اور اپنی بیٹیوں کا نکاح کرنے سے عاجز ہیں، ان کا مالی تعاون کیا جائے، سماجی اور فلاحی تنظیموں کی جانب سے اجتماعی نکاح کی تقریب منعقد کر کے ایسے غریب والدین کی بیٹیوں کا سادگی کے ساتھ نکاح کرادیا جائے، علماء اور ائمہ مساجد اپنی تقریر وتحریر میں جہیز کے نقصانات کو اپنا موضوع بنائیں، ذرائع ابلاغ اور سوشل میڈیا سے منسلک افراد جہیز کی قانونی اور شرعی حیثیت واضح کر کے اس کے خلاف لوگوں کی ذہن سازی کریں، اور رائے عامہ کو ہموار کریں، جو لوگ جہیز کے لین دین میں ملوث ہیں اور جہیز کی بنیاد پر بیویوں اور بہوؤں کے ساتھ بدسلوکی کر رہے ہیں ان کو مجرموں کے کٹہرے میں کھڑا کیا جائے، بالعموم سارے مسلمان شادی بیاہ کی ہر بیجا اور غیر اسلامی رسم خصوصاً جہیز جیسی بری رسم کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں، اور عملی اقدام کریں۔

نکاح کو سادہ اور آسان بنانے اور نکاح کے سلسلے میں پائی جانے والی خرابیوں اور جہیز کے جبری لین دین کو مٹانے کے سلسلے میں آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی اصلاح معاشرہ کمیٹی مسلسل سرگرم عمل ہے، اس موضوع پر گزشتہ ۷ ستمبر کو آن لائن کل ہند مشاورتی اجلاس رکھا گیا، جس کی صدارت حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی صاحب دامت برکاتہم (صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ) نے فرمائی، اس اجلاس میں ملک کے اکابر علمائے کرام، مختلف مسالک ومکاتب فکر کی نمائندہ شخصیات اور سینکڑوں ائمہ عظام، سرکردہ شخصیات، سماجی کارکنان اور دانشوران نے شرکت کر کے نکاح کو آسان بنانے کے سلسلے میں قیمتی تجاویز پیش کیں، جن کی روشنی میں اصلاح معاشرہ کمیٹی آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی جانب سے مندرجہ ذیل اہم قرارداد یں منظور کی گئی ہیں:

(الف) ہر علاقے میں بااثر لوگوں پر مشتمل ایسی چھوٹی چھوٹی اصلاحی کمیٹیاں قائم کی جائیں جو ان گھروں میں جہاں نکاح ہونے والا ہو، پہنچ کر لوگوں کو نکاح کے اسلامی نظام سے واقف کرائیں، اور رسوم ورواج سے بچنے کی تلقین کریں۔

(ب) آسان اور مسنون نکاح مہم کے تحت ہر علاقے میں مضبوطی اور اہتمام کے ساتھ زمینی سطح پر خدمت انجام دی جائے، رسمی جلسوں اور روایتی طریقوں سے ہٹ کر منظم، مسلسل اور مفید ومثبت اقدامات کیے جائیں۔

(ج) چوں کہ خواتین رسم ورواج کے سلسلے میں پیش پیش ہوتی ہیں لہذا خواتین کے لیے علیحدہ دینی اجتماعات منعقد کیے جائیں جن میں سادہ اور آسان نکاح کی افادیت اور رسوم رواج کے نقصانات بیان کر کے ان کی ذہن سازی کی جائے۔

(د) جن نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کا نکاح قریبی مدت میں ہونے والا ہے یا ہو چکا ہے ان کی شرعی رہنمائی کے لیے تربیتی ورکشاپ رکھے جائیں۔

(ھ) جس نکاح میں جہیز کا مطالبہ اور جبری لین دین کیا جائے یا رسوم ورواج اور خرافات کو شامل کیا جائے وہاں پہلے مرحلے میں لوگوں کی ذہن سازی کی جائے،

اس کے بعد بھی نہ مانیں تو کھلے طور پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا جائے۔

(و) اصلاح معاشرہ کمیٹی آل انڈیا مسلم پرسنل لابورڈ کی جانب سے ایک اقرار نامہ مرتب کیا گیا ہے تمام مسلمانوں سے اپیل ہے کہ اس کے ذریعے نوجوانوں اوران کے سرپرستوں سے اقرار لیا جائے کہ وہ سنت وشریعت کے مطابق نکاح کریں اور کرائیں گے، یہ اقرار نامہ جمعہ کے دن مصلیان کرام کے سامنے پڑھ کر ان سے بھی اقرار لیا جائے۔

ان کے علاوہ اور بھی کئی اہم قرار دادیں منظور کی گئی ہیں جو اخبارات اور سوشل میڈیا کے ذریعے آپ تک پہنچیں گی۔تمام مسلمانوں سے گزارش ہے کہ اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے اس مہم سے جڑیں، خاص طریقے پر علماء، ائمہ، سماجی کارکنان، دانشور حضرات اور زمینی سطح پر خدمت انجام دینے والے افراد اس مہم میں شریک ہوکر اسے کامیاب کرنے کی کوشش کریں۔

اسی طرح یہ بھی گزارش ہے کہ نکاح کو سادہ اور آسان بنانے اور بے جا رسوم ورواج کو ختم کرنے کے لئے مسلمانوں کے سب سے متحدہ اور مشترکہ پلیٹ فارم آل انڈیا مسلم پرسنل لابورڈ کی جانب سے کی جانے والی ان اصلاحی کوششوں کا حصہ بنیں، نکاح کی تقریب کو سادگی کے ساتھ انجام دیں اس بات کی کوشش کریں کہ نکاح مسجد میں ہو، بارات کو ختم کیا جائے، لڑکی والوں کے یہاں دعوت طعام پر اصرار نہ کیا جائے، ڈھول تاشے، ویڈیوگرافی، ناچ گانے، اور مردوزن کے اختلاط اور بیہودہ کاموں اور باتوں سے مکمل پرہیز کیا جائے، سنت وشریعت کے مطابق آسان نکاح کو عام کرکے دنیا کی عزت وسہولت اور آخرت میں نجات ومغفرت حاصل کریں۔

اللہ پاک ہم سب کو نیک سمجھ دے اور شادی بیاہ میں شامل ہوچکی بیجا رسموں کو مٹانے کے لیے عملی اقدام اور کوشش کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اور آل انڈیا مسلم پرسنل لابورڈ کی جانب سے چلائی جانے والی مہم کو کامیاب فرمائے۔

واخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

جاری کردہ: سوشل میڈیا ڈیسک آل انڈیا مسلم پرسنل لابورڈ

8788657771